ان شاء اللہ اور انشاء اللہ کے درمیان فرق

حضرت علامہ مفتی ابو الفضل بہاءالدین محمد نعمان شیراز السنی الحنفی القادری العراقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ان شاء اللہ کو انشاء اللہ کے طرز میں لکھنا کیسا ہے؟ اور ان دو طرز کتابت سے معنی میں کوئی فرق آتا ہے؟؟؟۔ بینوا توجروا (عبداللہ قادری، کراچی)

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب أقول وبا للہ التوفیق

من خلال قراءاتی للعدید من الموضوعات فی المنتدیات وکذلک تحادثی مع العدید من الزملاء فی برنامج الماسنجر وجدت أن اکثر الأخوان یقعون فی خطأ فادح وخطأ یدخل فی شیء من خصائص اللہ فکان لزاما علیّ أن أبین ھذا الخطأ ألا وھو کتابة "إن شاء اللہ" و "إنشاء اللہ" فأیھما أصح وأیھما أوجب للکتابة ومعنی کل جملة منھما.

فقد جاء فی کتاب شذور الذھب لابن ھشام أن معنی الفعل إنشاء أی إیجاد ومنه قوله تعالی "إِنَّآ أَنشَأۡنَٰهُنَّ إِنشَآءً" سورة الواقعة 35 أی أوجدناھا إیجادا. فمن ھذا لو کتبنا "إنشاء اللہ" یعنی کأننا نقول أننا أوجدنا اللہ تعالی شأنه عز وجل وھذا غیر صحیح کما عرفنا..

أما الصحیح ھو أن نکتب "إن شاء اللہ" فإننا بھذا اللفظ نحقق ھنا إرادة اللہ عز وجل فقد جاء فی معجم لسان العرب معنی الفعل شاء، أی أراد.. فالمشیئة ھی الإرادة فعندما نکتب إن شاء اللہ کأننا نقول بإرادة اللہ نفعل کذا..

ومنه قول تعالی "وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ" سورة الإنسان 30 أی ما نرید شیئا إلا إن أراد اللہ عز وجل.

فھناک فرق بین الفعلین أنشأ أی أوجد والفعل شاء أی أراد فیجب علینا کتابة إن شاء اللہ وتجنب کتابة إنشاء اللہ للأسباب السابقة الذکر. وشکرا وتحیاتی للجمیع.

یہ کلمات ہم نے عربی میں کہہ کر دنیائے عرب وعجم کے عربی داں حضرات کو پیغام دے دیا اب ہم پاکستان وہندستان اور وہ مسلمانان عالم جو اردو زبان جانتے ہیں انہیں سادہ انداز میں سمجھانے کی کوشش کریں گے۔

ان شاء اللہ یہ جملہ تین کلمات پر مشتمل ہے اور تینوں کلمے الگ الگ علم نحو میں اپنی ایک حیثیت رکھتے ہیں۔

(1) ان شرطیہ ہے (2) شاء فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے (3) اللہ اسم جلالت شاء فعل کا ترکیب نحوی کے لحاظ سے فاعل ہے۔ اور ان تین کلمات کو الگ الگ ہی لکھا جاتا ہے ان شرطیہ کو فعل کے ساتھ ملا کر عرب وعجم میں کہیں بھی نہیں لکھا جاتا تھا۔ قرآن واحادیث اور عربی زبان میں تحریر (4) سو سالہ کتابوں میں الگ الگ ہی لکھا گیا ہے۔ لیکن اب عرب وعجم میں یہ ان شرطیہ کو شاء فعل کے ساتھ ملا کر لکھنے کی خطا بہت عام ہوگئی ہے۔ عرب ممالک کی ویب سائٹ اور غیر محتاط طرز کتابت کا یہ عنصر عجم میں خصوصا پاکستان و ہندستان میں بہت پھیل گیا ہے۔ درست رسم الخط ان شاء اللہ ہی ہے۔ انشاء اللہ لکھنا ہرگز ہرگز درست نہیں ہے۔ ایسا لکھنے سے اجتناب کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے کیونکہ اس طرز کتابت سے جو معنی بنتے ہیں وہ کفر ہیں۔

قرآن کریم کی آیات:

1. وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ (البقرۃ 2/70)
2. وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ (یوسف 12/99)
3. قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا (الکہف 18/69)
4. سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ (القصص 28/27)
5. سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ (الصافات 37/102)
6. لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ (الفتح 48/27)

ان مندرجہ بالا آیات سے واضح ہوا کہ قرآن کریم میں ان شرطیہ کو شاء ماضی کے صیغہ سے الگ کرکے لکھا گیا ہے۔

احادیث شریف میں ان شاء اللہ کا رسم الخط:

1. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ (صحیح البخاری 407)
2. لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا فَأَنَا أُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ (صحیح مسلم 295)
3. إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ (سنن ابی داود 421)
4. أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ (الجامع للترمذی 1451)
5. أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبُرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ

اللّٰہِ بِکُمۡ لَاحِقُونَ (سنن النسائی 150)

6. اجۡتَمَعَ عِیدَانِ فِی یَوۡمِکُمۡ هَذَا فَمَنۡ شَاءَ أَجۡزَأَهُ مِنَ الۡجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجَمِّعُونَ إِنۡ شَاءَ اللّٰہُ (سنن ابن ماجۃ 1301)

وضاحت معنی (انشاء اللّٰہ):

ان کو جب شاء سے ملا کر لکھیں تو اس کی شکل (انشاء) ہو جاتی ہے جو کہ باب افعال کا مصدر ہے جس کا معنی ہے پیدا کرنا، ایجاد کرنا۔اس کا ماضی اور مضارع (انشا ینشئ) ہے۔جس کا معنی ہے پیدا کرنا ایجاد کرنا، ایسی اختراع جس کی سابق میں کوئی مثال نہ ہو۔اللہ کریم فرماتا ہے۔

1. وَهُوَ الَّذِی أَنۡشَأَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَالۡأَبۡصَارَ وَالۡأَفۡئِدَةَ قَلِیلًا مَا تَشۡکُرُونَ (المؤمنون 78)

2. قُلۡ سِیرُوا فِی الۡأَرۡضِ فَانۡظُرُوا کَیۡفَ بَدَأَ الۡخَلۡقَ ثُمَّ اللّٰہُ یُنۡشِئُ النَّشۡأَةَ الۡآخِرَةَ إِنَّ اللّٰہَ عَلَی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیرٌ (العنکبوت 20)

3. إِنَّا أَنۡشَأۡنَاهُنَّ إِنۡشَاءً (الواقعۃ 35)

ان تین آیات میں انشاء مصدر باب افعال اور انشأ ماضی معروف ینشیء فعل مضارع آیا ہے جس کے معنی ہیں پیدا کرنا۔اب تیسری آیت کو پیش نظر رکھیں جس میں کہ انشاء مصدر موجود ہے اس مصدر کی ہیئت اور انشاء اللہ لکھنے میں انشاء کی ہیئت ایک ہے۔اب ہم ان شرطیہ کو جب شاء فعل سے ملا کر لکھیں گے تو معنی کفر کی طرف چلے جائیں گے اور ان شاء اللہ کہنے کا مقصد فوت ہو جائے گا بجائے مشیئت و ارادے کہ اس کا معنی کچھ اس طرح ہو جائے گا۔انشاء اللہ ای کاننا نقول انا اوجدنا اللہ (العیاذ باللہ) یعنی ہم نے اللہ کو ایجاد کیا پیدا کیا۔ان شاء کا معنی مشیئت الٰہی اور ارادہ ہے جب کہ انشاء کا معنی پیدا کرنا ایجاد کرنا ہے۔ان کو شاء کہ ساتھ ملا کر لکھنے میں اتنے سخت قبیح معنی بنتے ہیں لہذا اس طرز کتابت سے اجتناب تمام مسلمانوں پر لازم ہے۔اور جہاں کہیں ایسا لکھا دیکھیں فوری درست کریں۔کسی مسلمان کہ دل میں اس معنی کا خیال تک نہیں گزرتا ہوگا یہ ہمارا حسن ظن ہے لیکن لکھنے میں انشاء کے بجائے ان شاء الگ الگ کر کے لکھا جائے جیسا کہ قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں لکھا ہے۔تاکہ ملا کر لکھنے سے جو معنوی قباحت کا شائبہ ہے وہ پیدا نہ ہو۔ہم یہاں نحوی بحث نہیں چھیڑنا چاہتے ورنہ بات طول اختیار کر جائے گی۔ورنہ انشاء مصدر کو مضاف اور اسم جلالت کو مضاف الیہ کہہ کر ایک نئی بحث کا آغاز کیا جاسکتا ہے البتہ اس کا یہاں کوئی محل نہیں ہے۔ہمیں عوام کو سمجھانا مقصود ہے علماء کرام اور دینی علوم حاصل کرنے والوں سے التماس ہے کہ وہ اس مسئلہ سے عوام اہلسنت کو آگاہ فرمائیں۔

انشاء مضاف اور اسم جلالت مضاف الیہ:

تفسیر طبری میں ہے (إن عجبتم من إنشاء اللہ إیا کم)ایک دوسرے مقام پر ہے (إنّ فی إنشاء اللہ السحاب) ان دو عبارات میں انشاء موجود ہے اور دونوں میں معنی ہے پیدا کرنا۔ان دونوں عبارات میں انشاء مصدر اسم جلالت فاعل کی طرف مضاف ہے اور معنی ہے اللہ کریم کا تم کو پیدا کرنا اور اللہ کریم کا بادل کو پیدا کرنا۔ہمارا مقصد اس بات کو بیان کرنے سے یہ ہے کہ انشاء کو اگر مضاف بھی مان لیا جائے تب بھی ان شاء اللہ کہنے کا جو مقصد ہے وہ فوت ہو جاتا ہے کیونکہ ہم جب ان شاء اللہ کہتے ہیں تو گویا اپنے کام کو اللہ کی مشیئت اور ارادے پر معلق کرتے اور مدد طلب کرتے ہیں۔جب کہ انشاء اللہ لکھ کر مضاف مضاف الیہ کا معنی کریں تو معنی ہوا اللہ کا پیدا کرنا جو کہ ہمارا مقصد نہیں ہے۔جب ہم کسی بھی نیک کام کا ارادا کرتے ہیں تو ان شاء اللہ کہتے ہیں یہ ایک اسلامی طریقہ ہے سنت ہے۔ہم اپنے ارادے کو اللہ کی مشیئت کے تابع کرتے ہیں یہاں ہمارا مقصد اللہ کریم کا خالق وباری ہونا بیان کرنا نہیں ہوتا۔

حضرت مفتی سید ابن مسعود شجاعت علی قادری علیہ الرحمہ کی ایک کتاب ہے جس کا نام ہے (انشاء العربیۃ) اس کا معنی ہے عربی زبان میں مہارت پیدا کرنا۔جس طرح انشاء العربیہ میں انشاء لکھا جاتا ہے اگر یہی طرز انشاء اسم جلالت کے ساتھ لکھ دیں گے تو ہمارا مطلوب حاصل نہیں ہوگا۔مشیئت وارادے سے پیدا کرنے ایجاد کرنے کی طرف معنی چلا جائے گا۔

قصیدہ بردہ شریف میں ہے۔ الحمد للہ المنشی الخلق من عدم

اس میں (المنشی) اسم فاعل کا صیغہ ہے انشاء سے جس کا معنی ہے پیدا کرنا۔ترجمہ ہوگا تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو خلق کو عدم سے وجود بخشنے والا ہے۔منشی کا معنی پیدا کرنے والا عدم سے وجود میں لانے والا۔جو فرق نشأ اور انشأ میں ہے اتنا ہی فرق ان شاء اللہ اور انشاء اللہ لکھنے میں ہے۔اس قدر وضاحت کے بعد ہم سمجھتے ہیں کہ عوام اہل سنت سمجھ گئے ہوں گے کہ آئندہ ان شاء اللہ ہی لکھنا ہے۔اور ہر اس لفظ سے اجتناب کرنا ہے جس میں لفظی یا معنوی خلل ہو خصوصا جب شان الوہیت ورسالت کا مسئلہ ہو تو بہت احتیاط چاہیئے۔آخر میں ایک بات اور عرض کروں گا کہ موبائل یا ای میل کے ذریعہ جو پیغامات ارسال کیے جاتے ہیں ان میں ان شاء اللہ ہی لکھیں اور اگر انگریزی میں لکھیں تو(insha ALLAH) نہ لکھیں اور نہ ہی ملا کر (insha,allah یا insha,ALLAH) لکھیں بلکہ اس طرح لکھیں:

ان شاء اللہ(in shaa ALLAH)(Dictionary Of Islamic page#281)

کتبہ: ابو الفضل محمد نعمان شیراز القادری العراقی

الجمعۃ، 21 ذوالحجۃ، 1432ھ ـ 18November,Friday,2011